Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 4 Issue 1, Spring 2024
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

بلوغ المرام از حافظ ابن حجر عسقلانی: اسالیب و ترتیب اور درجہ بندی کا تحقیقی جائزہ

Title: **Bulugh al-Maram by Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani: A Research Study on Methodology, Organization, and Classification**

Author (s): Hafiz Asif Ismail [1], Umer Yousaf [2]

Affiliation (s): 1The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
2 The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

DOI: https://doi.org/10.32350/mift.41.01

History: Received: Jan 22, 2024, Revised: Mar 27, 2024, Accepted: April 13, 2024, Published: June 26, 2024

Citation: Ismail, Hafiz Asif and Umer Yousaf. " Bulugh al-Maram by Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani: A Research Study on Methodology, Organization, and Classification."*Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 4, no. 1 (2024): 1–10. https://doi.org/10.32350/mift.41.01

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

بلوغ المرام از حافظ ابن حجر عسقلانی: اسالیب و ترتیب اور درجہ بندی کا تحقیقی جائزہ

Bulugh al-Maram by Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani: A Research Study on Methodology, Organization, and Classification

Hafiz Asif Ismail*
The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Umer Yousaf
The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Abstract

Bulugh al-Maram" by Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani is a renowned and authoritative work that organizes Islamic legal issues in light of Prophetic traditions. This study aims to explore the methodology, organization, and classification employed by the author. Hafiz Ibn Hajar meticulously categorized hadiths into various chapters, ensuring clarity and removing ambiguities by presenting multiple chains of transmission. This approach aids readers in comprehending the depth of legal matters and understanding the precise meanings of the hadiths. The research will delve into the principles of categorization and classification to highlight the scholarly and methodological aspects of "Bulugh al-Maram.

Keywords: Hafiz Ibn Hajar, Bulugh al-Maram, methodology, organization, classification, hadith, Islamic law, Prophetic traditions.

۱. تمہیدی مباحث

"بلوغ المرام" حافظ ابن حجر عسقلانی کی مشہور اور معتبر کتاب ہے جس میں انہوں نے اسلامی فقہ کے مسائل کو احادیث نبویہ کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کا مقصد فقہی مسائل کی تفہیم اور احادیث کے صحیح مفہوم تک رسائی فراہم کرنا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کتاب میں نہایت محنت اور دقت نظر سے احادیث کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ہر باب میں احادیث کی درجہ بندی بھی کی ہے۔ اس تحقیقی جائزے میں ہم "بلوغ المرام" کے اسالیب، ترتیب اور احادیث کی درجہ بندی کا مطالعہ کریں گے۔ اس کتاب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ حافظ ابن حجر نے احادیث کے مختلف طرق کو شامل کیا ہے تاکہ احادیث کا مفہوم بالکل واضح ہو جائے اور کسی قسم کا ابہام یا اجمال باقی نہ رہے۔ اس سے قارئین کو فقہی مسائل کی گہرائی میں جانے اور ان کے صحیح معانی تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ حافظ ابن حجر کی "بلوغ المرام" نہ صرف فقہ کی ایک اہم کتاب ہے بلکہ یہ احادیث کی صحت اور درجہ بندی کے حوالے سے بھی ایک مستند مرجع ہے۔ اس تحقیقی جائزے میں ہم کتاب کی ترتیب، تبویب، اور احادیث کی درجہ بندی کے اصولوں کا تفصیلی مطالعہ کریں گے تاکہ اس کے علمی اور تحقیقی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

۲. ابن حجر کا فکری و شخصی تشخص

ابن حجر ، مُحدِّث اور عالم مسلم، شافعی المذہب، جنہیں کئی القابات دیے گئے جن میں سے شیخ الاسلام اور امیر المؤمنین فی الحدیث شامل ہیں۔ آپ کا اصل شہر عسقلان ہے، الحافظ ابن حجر العسقلانی کی پیدائش شعبان ۷۷۳ھ میں الفسطاط میں ہوئی۔ والد کا انتقال آپ کے بچپن میں ہو گیا، جس کے بعد آپ کی تربیت ایک وصی کے زیر سایہ ہوئی، اور آپ نے علم حاصل کیا اور تدریس کی ذمہ داری سنبھالی۔

۲.۱. نام اور نسب

شهاب الدين ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد بن احمد الكنانی العسقلانی ثم المصری الشافعی۔ آپ کا تعلق قبیلہ کنانہ سے تھا، جو ایک معروف عرب قبیلہ ہے۔ العسقلانی، یہ نسبت عسقلان شہر کی طرف ہے جو فلسطین میں واقع ہے اور آپ کے اجداد کا اصل وطن ہے۔

*Corresponding author: asifismail.muslim@gmail.com

الشافعی: یہ نسبت امام محمد بن ادریس الشافعی کے فقہ اسلامی کے مکتبہ فکر سے ہے۔[1] آپ کا لقب "شہاب الدین" تھا اور کنیت "ابو الفضل" تھی۔ یہ کنیت آپ کے والد نے آپ کو دی تھی، مکہ کے قاضی "ابو الفضل محمد بن احمد بن عبد العزیز العقیلی" کے تشبیہ میں۔ آپ کے شیخ العراقی اور العلاء بن المحلّی نے آپ کو "ابو العباس" اور "ابو جعفر" کی کنیت بھی دی تھی۔[2] آپ "ابن حجر" کے نام سے مشہور ہیں۔ مختلف ذرائع میں "ابن حجر" کو لقب یا نام کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ امام السخاوی کے مطابق: "اختلاف ہے کہ یہ نام ہے یا لقب؟ کہا گیا ہے کہ یہ احمد کے نسب میں ایک لقب ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ احمد کے والد کا نام ہے۔" ابن حجر نے خود اس بارے میں اپنے ایک جواب میں ذکر کیا:

من أحمد بن علي بن محمد   بن محمد بن علي الكناني المحتدِ

ولجد جد أبيه أحمد لقبوا   حجرا وقيل بل اسم والد أحمدِ والدوالد

آپ کے والد نور الدین علی بن قطب الدین محمد العسقلانی ثم المصری تھے۔[3] ابن حجر العسقلانی کی ولادت شعبان ۷۷۳ ھجری میں مصر کے قدیم شہر (فسطاط) میں ہوئی، جو دریائے نیل کے کنارے، دار النحاس اور جامع جدید کے قریب واقع تھا۔ مختلف مؤرخین نے ان کے یوم ولادت کے بارے میں مختلف رائے دی ہیں۔ السخاوی کے مطابق، وہ ۲۲ شعبان کو پیدا ہوئے۔ ابن حجر العسقلانی نے اپنے ایک شعر میں اپنی ولادت کا ذکر کچھ یوں کیا:

شعبانُ عامَ ثلاثةٍ من بَعْدِ سَبْعِ   مائةٍ وسَبْعينَ اتفاقُ المولدِ۔[4]

۲.۲. علمی اسفار

رحلاتہ العلمیۃ ابن حجر العسقلانی نے اپنی زندگی علم کے حصول میں گزاری اور کئی علمی سفروں کا اہتمام کیا۔ یہ سفر مصر کے اندر اور باہر، جیسے کہ حجاز، یمن، اور شام میں بھی شامل تھے۔ انہوں نے علم کے حصول کے لئے کسی محنت سے دریغ نہ کیا، خواہ اس میں ان کے اہل و عیال سے دوری اور سفر کی مشکلات ہی کیوں نہ آئیں۔ انہوں نے خود اپنے سفروں کے بارے میں کہا:

وإذا الدِّيار تنكّرت سافرتُ في   طلب المعارف هاجرًا لديارِي

وإذا أقمتُ فمؤنسي كُتبي، فلا   أنفكُّ في الحالين مِنْ أسفَارِي

ابن حجر العسقلاني نے اپنی علمی زندگی میں کئی اہم سفر کیے، جن میں مصر، حجاز، یمن اور شام شامل ہیں۔ ان سفروں کے دوران انہوں نے مختلف علماء سے ملاقات کی، ان سے حدیث اور دیگر علوم حاصل کیے، اور خود بھی اپنی تصانیف اور تعلیمات کو مختلف مقامات پر پھیلایا۔[5]

۲.۲.۱. مصر کا سفر

ابن حجر کی پہلی علمی سفر ۷۹۳ھ میں ہوئی، جب وہ بیس سال کے تھے۔ اس سفر میں انہوں نے قوص اور مصر کے دیگر علاقوں کا دورہ کیا لیکن انہیں وہاں سے زیادہ حدیثی معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ انہوں نے اس سفر میں چند اہم علماء سے ملاقات کی جن میں نور الدین علی بن محمد الانصاری

---

[1] شمس الدین السخاوي. الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر. (بیروت: تحقیق: دار ابن حزم، ۱۹۹۹)، ج-۱، ص ۱۰۱.

[2] محمود، شاکر. ابن حجر العسقلاني مصنفاته ودراسة في منهجه وموارده في كتابه الإصابة. (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۲۰۱۹)، ج-۱، ص ۱۶۸.

[3] تقي الدین محمد بن فهد المکي. لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ. القاهرہ (المکتبۃ العلم، ۲۰۱۸)، ص ۳۲۶.

[4] شمس الدین السخاوي. الضوء اللامع لأهل القرن التاسع. (بیروت: دار مکتبۃ الحیاۃ، ۱۹۹۹)، ج-۲، ص ۳۶.

[5] شمس الدین السخاوي. الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر (بیروت: دار ابن حزم، ۱۹۹۹)، ج-۱، ص ۱۰۴

اور عبد الغفار بن احمد بن عبد الغفار بن نوح شامل تھے۔ ۷۹۳ھ کے اواخر میں ابن حجر اسکندریہ گئے اور وہاں کے علماء اور محدثین سے ملاقات کی۔ انہوں نے اس سفر کے دوران "الدرر المضيَّة مِنْ فو ائد إسكندرية" نامی کتاب بھی تصنیف کی۔[6]

۲.۲.۲. حجاز کا سفر

ابن حجر نے حجاز کے کئی سفر کیے، جن میں ان کے والد کے ساتھ ۷۷۷ھ میں پہلا سفر اور ۷۸۴ھ میں زکی الدین الخروبی کے ساتھ دوسرا سفر شامل ہے۔ ۷۹۹ھ میں انہوں نے بحری راستے سے حجاز کا سفر کیا اور وہاں کے علماء سے ملاقات کی، جن میں نجم الدین المرجانی، الصلاح الأقفهسی اور الرضا الزبیدی شامل تھے۔ ۸۰۰ھ میں انہوں نے حجۃ الاسلام کے لیے حجاز کا سفر کیا اور ۸۰۵ھ میں دوبارہ حج کیا۔[7]

۲.۲.۳. یمن کا سفر

ابن حجر نے یمن کے دو اہم سفر کیے، پہلا سفر ۸۰۰ھ میں کیا، جس میں انہوں نے تعز، زبید، عدن اور دیگر علاقوں کے علماء سے ملاقات کی۔ ۸۰۶ھ میں انہوں نے دوسرا سفر کیا جس میں انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔[8]

۲.۲.۴. شام کا سفر

ابن حجر نے شام کا سفر ۸۰۲ھ میں کیا، جہاں انہوں نے دمشق، حمص، حماۃ، حلب اور دیگر مقامات پر علماء سے ملاقات کی۔ ان کے اس سفر میں انہوں نے "الإنارة في أطراف المختارة" نامی کتاب بھی تصنیف کی۔[9]

۲.۲.۵. حلب کا سفر

۸۳۶ھ میں ابن حجر نے حلب کا سفر کیا، جہاں انہوں نے حلب کے علماء اور محدثین سے ملاقات کی۔ اس سفر میں انہوں نے "جلب حلب" نامی کتاب بھی تصنیف کی۔ ابن حجر العسقلانی کے یہ علمی سفر ان کی علمی زندگی کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہیں، جنہوں نے انہیں اسلامی علوم میں ایک نمایاں مقام دلوایا۔[10]

۲.۳. اساتذہ و تلامذہ اور تصانیف

ابن حجر عسقلانی نے مختلف اسلامی علوم میں متعدد شیوخ سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے نمایاں شیوخ کے نام اور علوم درج ذیل ہیں:

قراءات اور تجوید میں ابراہیم بن احمد التنوخی (۷۰۹ - ۸۰۰ھ)، صدر الدین بن عبدالرزاق السفطی المقرئ (وفات ۸۰۸ھ)، شہاب الدین ابن الفقیہ علی الخیوطی۔[11]

فقہ اور اصول فقہ میں: سراج الدین البلقینی (۷۲۴ - ۸۰۵ھ)، ابن الملقن (۷۲۳ - ۸۰۴ھ)، الأبناسی (۷۲۵ - ۸۰۲ھ)، ابن القطان المصری (۷۳۰-۸۱۳ھ)، عز الدین بن جماعۃ (۷۴۹-۸۱۹ھ)۔[12]

[6] السخاوي. **الجواهر والدرر**. ج-۱، ص ۱۰۴
[7] السخاوي. **الجواهر والدرر**. ج-۱، ص ۱۰۴
[8] السخاوي. **الجواهر والدرر**. ج-۱، ص ۱۰۴
[9] السخاوي. **الجواهر والدرر**. ج-۱، ص ۱۰۴
[10] السخاوي. **الجواهر والدرر**. ج-۱، ص ۱۰۴
[11] الشیخ، عبد الستار. **الحافظ ابن حجر العسقلاني أمير المؤمنين في الحديث**. دمشق: دار القلم، ۱۹۹۹، ص ۹۶

زبان اور نحو میں: الفیرز و آبادی، شمس الدین بن عبدالرزاق الغماری، المحب بن ہشام: ان سے عربی کی کتب سنی۔[13]

حدیث میں: عبدالرحیم العراقی (۷۲۵-۸۰۶ھ)، نور الدین الهیثمی (۷۳۵-۸۰۷ھ)، جمال الدین بن ظهیرہ (۷۵۱-۸۱۷ھ)۔[14]

ابن حجر عسقلانی کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ السخاوی نے ان کے ۶۲۶ تلامذہ کے نام ذکر کیے ہیں۔ ان کے چند مشہور تلامذہ:

۱. شمس الدین السخاوی ۲. برہان الدین البقاعی، ۳. زکریا الانصاری، ۴. ابن الخضیری، ۵. التقی ابن فہد المکی ۶. الکمال بن الہام، وغیرہ شامل ہیں۔[15]

امام ابن حجر عسقلانی کی تصانیف بے شمار اور بہت اہم ہیں۔ ان میں سے کچھ مشہور کتابیں یہ ہیں:

تغليق التعليق، طبقات المدلسين، نزهة النظر بشرح نخبة الفكر، التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، هدي الساري مقدمة فتح الباري، تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة، العجاب في بيان الأسباب، تهذيب التهذيب، تبصير المنتبه بتحرير المشتبه وغیرہ شامل ہیں[16]

۳. بلوغ المرام: تعاف وخصائص

کتاب بلوغ المرام من أدلة الأحكام، امام حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد الکنانی الشافعی المعروف ابن حجر العسقلانی کی تصنیف ہے جو سنہ ۸۵۲ ہجری میں وفات پائے۔ اس متن میں احکام شرعیہ کے اصولی ادلہ حدیثیہ شامل ہیں۔ عصام موسی ہادی نے اپنے تحقیق میں ذکر کیا کہ "مصنف نے اس کتاب کو انتہائی محنت سے لکھا ہے تاکہ جو بھی اسے حفظ کرے وہ اپنے ہم عصروں میں نمایاں ہو جائے اور یہ ابتدائی طالب علم کے لیے مددگار ثابت ہو، اور اس سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے والا بھی مستغنی نہ ہو۔" اس متن میں کل ۱۵۹۶ احادیث شامل ہیں۔ کتاب کے بارے میں کہا گیا: بعض لوگوں نے کہا: "متنُ زادٍ وبُلُوغ كافيانِ في نُبوغ"[17]

یہ کتاب بلوغ المرام اور زاد المستقنع منزل تک پہنچنے کے لیے کافی ہیں۔

۳.۱ بلوغ المرام کا مقام وشروحات

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین جو کہ معتبر علماء میں شمار ہوتے ہیں انہوں نے اس کتاب کے مفاہیم، اسالیب اور اہداف کے پیش نظر اس کتاب کی تعریف کی ہے۔[18] سبل السلام شرح بلوغ المرام: محمد بن اسماعیل الصنعانی کی تصنیف، توضيح الأحكام من شرح بلوغ المرام: شیخ عبدالله البسام کی تصنیف، الإفهام في شرح بلوغ المرام: شیخ عبد العزیز بن عبد الله الراجحی کی تصنیف، وغیرہ شامل ہیں۔

---

[12] عبدالستار. **الحافظ ابن حجر**، ص ۹۶

[13] عبدالستار. **الحافظ ابن حجر**، ص ۹۶

[14] عبدالستار. **الحافظ ابن حجر**، ص ۹۶

[15] عزالدین، محمد کمال الدین. **ابن حجر العسقلاني مؤرخا**. (بیروت: عالم الکتب، ۲۰۱۹)، ص ۳۵.

[16] محمود عبد المنعم، شاکر. ابن حجر العسقلاني مصنفاته ودراسة في منهجه وموارده في كتابه الإصابة. (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۲۰۱۹)، ج-۱، ص ۸۰.

[17] عبدالکریم، أحمد معبد. الحافظ العراقي و أثره في السنة. القاهرة: (أضواء السلف، ۱۹۹۹)، ص ۲۰۶۸.

[18] ابن عثیمین، محمد بن صالح. "**تقديم**". في: بلوغ المرام في أدلة الأحكام. (الرياض: مكتبة المعارف، ۲۰۰۳)، ص ۵.

۴۔ بلوغ المرام کے مناہج واسالیب کی عصری معنویت وافادیت

کتاب کی انفرادیت کمال اور اس کی عصری معنویت کو سمجھنے کے لیے ذیل میں اس کے اسالیب کو جانچا جارہا ہے۔

۴.۱ اختصار و جامعیت

حافظ ابن حجر العسقلانی کا تصنیف میں ایک نمایاں منہج اختصار اور جامعیت کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔

ان کی کتاب بلوغ المرام اس بات کی عمدہ مثال ہے جہاں ہر حدیث کا اختصار سے ذکر کیا گیا ہے مگر اس اختصار میں جامعیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ جامع اختصار احادیث کی اہمیت اور مقاصد کو واضح کرتا ہے اور ان کے مطالب میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتا۔ ابن حجر نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ جو مواد شامل کیا جائے وہ نہ صرف مختصر ہو بلکہ جامع بھی ہو، تاکہ قارئین کو مکمل مفہوم سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ ان کے اسلوب میں احادیث کی دقیق تحقیق اور اختصار کے ساتھ جامعیت کا اہتمام ان کے علمی کام کی اہمیت اور قدر و قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، بلوغ المرام میں انہوں نے ۱۵۹۶ احادیث کو شامل کیا ہے جن میں سے ہر ایک حدیث کو اس کے اہم نقاط اور شرعی احکام کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔[١٩]

۴.۲ باب میں اصح الاحادیث کا انتخاب اور احادیث کے اختصار کی منہج

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے اپنی اسلوبی اور مناہجی طریقے سے باب میں اصح الاحادیث کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابن حجر نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ وہ ایسی روایتیں لائیں جو صحت کے اعتبار سے اعلیٰ درجے کی ہوں اور متکلم فیہ روایات سے حتی الامکان اجتناب کریں۔ اصح الاحادیث کا انتخاب ابن حجر اپنی کتاب میں روایتوں کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ وہ احادیث جو درجے میں صحیح ہوں ان کو باب میں شامل کریں۔ اگر کوئی روایت متکلم فیہ ہے تو اسے باب میں شامل کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے جب تک کہ اس موضوع پر کوئی اور صحیح روایت موجود نہ ہو۔ اس کے علاوہ، اگر کوئی روایت بطور متابع یا شاہد کے طور پر آتی ہے تو اسے شامل کیا جاتا ہے، تاہم اس بات کا بھی التزام کیا جاتا ہے کہ اس روایت میں کوئی شدید طعن یا جرح نہ ہو۔[٢٠]

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے احادیث کے اختصار کو خاص اہمیت دی ہے۔ ابن حجر نے اپنی منہج میں طویل احادیث کا اختصار زیادہ ملحوظ رکھا ہے، یعنی باب سے متعلقہ ٹکڑے پر اکتفا فرماتے ہیں۔ ابن حجر نے اپنی کتاب میں احادیث کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ طویل احادیث کو مختصر کرکے صرف وہی حصہ شامل کریں جو باب کے موضوع سے براہِ راست متعلق ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو موضوع کی فہم اور متعلقہ حدیث تک رسائی میں آسانی ہو۔ ابن حجر کی اس منہج کے تحت، وہ طویل احادیث کے غیر متعلقہ حصوں کو چھوڑ کر صرف وہی حصہ بیان کرتے ہیں جو باب کے موضوع سے براہِ راست متعلق ہو۔ اس طریقہ کار سے نہ صرف کتاب کی حجم میں کمی آتی ہے بلکہ احادیث کی فہم میں بھی آسانی ہوتی ہے۔[٢١]

---

[١٩] عسقلانی ابن حجر، **بلوغ المرام من ادالتہ الاحکام**، مترجم ملتانی عبد التواب محدث، (ملتان، فاروقی کتب خانہ ۲۰۰۵)، ۵۔۶

[٢٠] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

[٢١] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

۴.۳. راویوں کے سلسلے میں جرح وتعدیل میں ایجاز اور دیگر مخرجین کا ذکر

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں احادیث کے انتخاب کے ساتھ ساتھ راویوں کے سلسلے میں جرح وتعدیل کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ابن حجر نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ راویوں کی جرح و تعدیل میں ایجاز اور اختصار کو ملحوظ رکھیں۔ جرح و تعدیل میں اختصار ابن حجر نے اپنی کتاب میں راویوں کے حالات اور ان کی جرح و تعدیل کو بیان کرتے وقت اختصار کو اپنایا ہے۔ وہ طویل تفصیلات میں جانے کے بجائے صرف اتنی معلومات فراہم کرتے ہیں جو اس حدیث کی صحت کے تعین کے لیے ضروری ہوں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کتاب کا مطالعہ کرنے والے قارئین کو زیادہ طوالت سے بچایا جاسکے اور موضوع پر توجہ مرکوز رکھی جاسکے۔[۲۲]

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے نہ صرف صحاح ستہ کے مخرجین کا ذکر کیا ہے بلکہ دوسرے مخرجین کا بھی کثرت سے ذکر کیا ہے۔ اس منہج کا مقصد احادیث کے تنوع اور صحت کے حوالے سے جامع معلومات فراہم کرنا ہے۔ دیگر مخرجین کا ذکر ابن حجر نے اپنی کتاب میں مختلف محدثین اور ان کی کتب سے بھی احادیث نقل کی ہیں، جن میں امام احمد، امام مالک، امام بیہقی، امام دار قطنی، اور دیگر محدثین شامل ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ احادیث کی صحت کے بارے میں مختلف منابع سے مستفید ہو کر قارئین کو وسیع پیمانے پر معلومات فراہم کی جائیں۔[۲۳]

۴.۴. طرق حدیث کا ذکر اور مختلف مکاتیب فکر کے مستدلات کا ذکر

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے نہ صرف احادیث کی صحت اور مخرجین کا ذکر کیا ہے بلکہ طرق حدیث کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس منہج کا مقصد احادیث کی جامعیت اور ان کے مختلف طرق کو بیان کر کے ان کی صحت اور قابل اعتمادیت کو مضبوط کرنا ہے۔ طرق حدیث کا ذکر ابن حجر نے اپنی کتاب میں مختلف احادیث کے طرق کا ذکر کرتے ہوئے ان کے مختلف اسناد اور روایات کو بیان کیا ہے۔ یہ منہج احادیث کی صحت اور ان کے تنوع کو ظاہر کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مختلف طرق کے ذکر سے قاری کو یہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے کہ ایک حدیث مختلف اسناد کے ساتھ کیسے بیان ہوئی ہے اور اس کی صحت کتنی مضبوط ہے۔[۲۴] حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے مختلف مکاتیب فکر کے مستدل کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابن حجر نے اپنی منہج میں کسی بھی امام یا مسلک کے مستدل کو پیش کرنے میں بخل اور تعصب سے کام نہیں لیا۔ ان کا مقصد احادیث کی صحت اور ان کے مختلف مذاہب میں استعمال کی جامع تفصیلات فراہم کرنا تھا۔ ان کا یہ منہج اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ انہوں نے احادیث کے انتخاب اور ان کے مستدل کی وضاحت میں جامعیت اور غیر متعصبانہ رویہ اپنایا ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ احادیث کی صحت اور ان کے مختلف مکاتیب فکر میں استعمال کے حوالے سے متنوع معلومات فراہم کی جائیں تاکہ قاری کو جامع فہم حاصل ہو سکے۔[۲۵]

---

[۲۲] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶
[۲۳] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶
[۲۴] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶
[۲۵] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

۴.۵ تصحیح و تضعیف کا غیر متعصبانہ منہج اور احادیث میں تنوع کا ذکر

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے احادیث کی تصحیح و تضعیف محض محدث کی حیثیت سے کی ہے۔ ابن حجر نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ وہ احادیث کی صحت کا تعین کرتے وقت کسی بھی فقہی مسلک یا کلامی فرقے کے متدل کو مد نظر نہ رکھیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں احادیث کی تصحیح و تضعیف کرتے وقت کسی خاص مسلک یا فرقے کی طرفداری نہیں کی۔ وہ محض محدث کی حیثیت سے احادیث کی صحت کا تعین کرتے ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ حدیث کسی فقہی مسلک یا کلامی فرقے کے متدل کے طور پر استعمال ہوتی ہے یا نہیں۔ ان کی یہ منہج احادیث کی علمی دیانت داری اور غیر متعصبانہ رویہ کی عکاسی کرتی ہے۔[۲۶] حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے احادیث کے مختلف پہلوؤں اور تنوع کو بھی بیان کیا ہے۔ ابن حجر نے احادیث کی صحت اور تصحیح و تضعیف کے ساتھ ساتھ ان میں پائے جانے والے تنوع کو بھی پیش نظر رکھا ہے تاکہ قارئین کو احادیث کی جامع اور مکمل تصویر فراہم کی جا سکے۔ احادیث میں تنوع کا ذکر ابن حجر نے اپنی کتاب میں مختلف احادیث کے طرق، الفاظ اور روایات کے تنوع کو بیان کیا ہے۔ اگر کسی حدیث کے مختلف طرق یا الفاظ موجود ہیں تو وہ ان تمام پہلوؤں کو شامل کرتے ہیں تاکہ قاری کو حدیث کے مختلف روایات اور اسناد کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو سکیں۔[۲۷]

۴.۶ احادیث کی سند میں زیادتی کا ذکر اور رفع و وقوف کی مباحث

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے نہ صرف احادیث کی صحت اور ان کے مختلف طرق و روایات کو بیان کیا ہے بلکہ احادیث کی سند میں کوئی قابل ذکر زیادتی آئی ہو تو اسے بھی واضح طور پر بیان کیا ہے۔ اس منہج کا مقصد احادیث کی جامع اور دقیق تشریح فراہم کرنا ہے تاکہ قارئین کو احادیث کی سند اور متن کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو سکیں۔ سند میں زیادتی کا ذکر ابن حجر نے اپنی کتاب میں جب بھی کسی حدیث کی سند میں کوئی قابل ذکر زیادتی پائی، تو اسے واضح طور پر بیان کیا ہے۔ وہ سند کی کسی بھی قسم کی زیادتی کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ قاری کو اس حدیث کی صحت اور قابل اعتمادیت کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہو سکے۔[۲۸] حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" میں انہوں نے احادیث کی صحت اور ان کی سند کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ابن حجر نے احادیث کی نوعیت کو بیان کرتے وقت اس بات کا بھی خاص خیال رکھا ہے کہ حدیث مرفوع ہے یا موقوف، اور آیا وہ متصل ہے یا منقطع۔ حدیث مرفوع اور موقوف کا بیان ابن حجر نے اپنی کتاب میں جب بھی کوئی حدیث پیش کی ہے، تو اس کی نوعیت کو واضح کیا ہے کہ آیا وہ حدیث مرفوع ہے یا موقوف۔ مرفوع حدیث وہ ہوتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہو، جب کہ موقوف حدیث صحابہ سے منسوب ہوتی ہے۔ ابن حجر اس بات کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین کو حدیث کی اصل حیثیت کا علم ہو سکے۔ متصل اور منقطع احادیث ابن حجر احادیث کے اتصال یا انقطاع کو بھی بیان کرتے ہیں۔ متصل حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند مکمل ہو، یعنی کوئی راوی درمیان میں چھوٹا نہ ہو، جب کہ منقطع حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند میں کوئی راوی چھوٹ جائے۔ ابن حجر اس بات کو بھی بیان کرتے ہیں تاکہ حدیث کی سند کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جا سکیں۔[۲۹]

---

[۲۶] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

[۲۷] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

[۲۸] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

[۲۹] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵۔۶

۴.۷ فقہی ترتیب اور تبویب اور ذکر احادیث میں باعتبار صحت درجہ بندی

حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "بلوغ المرام" اسلامی فقہ کی ترتیب پر مبنی ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو ایک منظم اور منطقی ترتیب میں مرتب کیا ہے جس میں مختلف فقہی ابواب کو شامل کیا گیا ہے۔ اس ترتیب اور تبویب کا مقصد قارئین کو آسانی سے مسائل فقہیہ کی تفہیم فراہم کرنا ہے۔ فقہی ترتیب "بلوغ المرام" میں حافظ ابن حجر نے فقہی مسائل کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب میں متعلقہ احادیث کو شامل کیا گیا ہے تاکہ فقہ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی جاسکے۔[۳۰] احادیث کی درجہ بندی حافظ ابن حجر نے ہر باب میں احادیث کو ایک خاص ترتیب سے شامل کیا ہے۔ اس ترتیب کا مقصد احادیث کی صحت اور درجہ بندی کو واضح کرنا ہے۔ ترتیب کی تفصیل: سب سے پہلے انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات کو شامل کیا ہے، کیونکہ یہ دونوں مجموعے اسلامی احادیث کے صحیح ترین مصادر سمجھے جاتے ہیں۔ اگر صحیحین دونوں میں سے کسی ایک میں روایت موجود ہو، تو اسے شامل کیا ہے۔ پھر دیگر صحیح روایات کو شامل کیا ہے جو صحیحین میں نہیں ہیں مگر دوسری کتب حدیث میں ہیں۔ آخر میں، اگر ضروری ہو تو ضعیف یا حسن روایات کو شامل کیا گیا ہے تاکہ مسائل کی وضاحت مکمل ہو سکے۔[۳۱]

۴.۸ اخلاق و ادب کے ابواب کا اضافہ اور صریح و صحیح کا اہتمام اور انہام و اجمال سے احتراز

فقہی مسائل کی وضاحت "بلوغ المرام" میں حافظ ابن حجر نے احادیث کے ساتھ ان کے فقہی مسائل کی وضاحت بھی شامل کی ہے۔ انہوں نے ہر حدیث کے بعد اس کے متعلقہ فقہی مسائل اور علما کے اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ اس سے قارئین کو مسائل کی گہرائی میں جانے اور مختلف آرا کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے۔[۳۲] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "بلوغ المرام" کی ترتیب و تبویب میں ایک خاص اسلوب اپنایا ہے تاکہ حدیث اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہو جائے۔ انہوں نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ اگر کسی حدیث میں اجمال یا ابہام ہو تو اس کے ازالہ کے لیے اس روایت کے متعدد طرق پیش کریں۔ اس طریقہ کار سے قارئین کو حدیث کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ابہام اور اجمال دور ہو جاتا ہے۔[۳۳]

۵. خلاصہ کلام

"بلوغ المرام" حافظ ابن حجر عسقلانی کی حدیث پر ایک مشہور کتاب ہے جو احادیث کی جامع اور مختصر ترتیب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ۱۵۹۶ احادیث کو جمع کیا ہے جو مختلف فقہی مسائل کے حوالے سے اہم ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس کتاب میں احادیث کو ان کے موضوعات کے تحت منظم انداز میں ترتیب دیا ہے، مثلاً طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ۔ یہ ترتیب فقہی مسائل کی آسان فہمی اور عملی استعمال کے لیے بہت مفید ہے۔ ابن حجر نے ہر حدیث کی سند اور متن کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش کیا ہے، تاکہ قاری کو اصل مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ انہوں نے احادیث کے ساتھ مختصر تشریحات بھی شامل کی ہیں جو احادیث کے فہم کو مزید آسان بناتی ہیں۔ ان کا اختصار جامع اور مکمل ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی تفصیل کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔"

[۳۰] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵-۶
[۳۱] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵-۶
[۳۲] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵-۶
[۳۳] ابن حجر، **بلوغ المرام**، ۵-۶

٦. نتائج بحث

ا. **جامعیت اور اختصار:** "بلوغ المرام" کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی جامعیت اور اختصار ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے مختلف فقہی مسائل سے متعلق احادیث کو جامع اور مختصر انداز میں پیش کیا ہے، جو قاری کو اہم معلومات فراہم کرتی ہیں بغیر کسی غیر ضروری تفصیل کے۔

٢. **منظم ترتیب:** کتاب کی منظم ترتیب، احادیث کو موضوعات کے تحت منظم انداز میں تقسیم کرتی ہے، جس سے قاری کو مطلوبہ معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ ترتیب فقہی مسائل کی فہم اور ان کے عملی استعمال کے لیے انتہائی مفید ہے۔

٣. **سند اور متن کی صحت:** حافظ ابن حجر نے ہر حدیث کی سند اور متن کی صحت کی تحقیق کی ہے اور اس کی درجہ بندی کی ہے۔ یہ درجہ بندی احادیث کی معتبرت کو واضح کرتی ہے اور قارئین کو احادیث کی صحت کا اندازہ لگانے میں مدد دیتی ہے۔

۴. **مختصر تشریحات:** کتاب میں شامل مختصر تشریحات، احادیث کے فہم کو مزید آسان بناتی ہیں اور قاری کو ہر حدیث کا اصل مفہوم سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

۵. **علمی بصیرت:** "بلوغ المرام" حافظ ابن حجر عسقلانی کی علمی بصیرت اور تحقیقی معیار کا مظہر ہے، جو ان کی عمیق علمیت اور فقہی مسائل پر گہری نظر کی عکاسی کرتی ہے۔

۷. سفارشات

ا. **مستقبل کی تحقیق:** "بلوغ المرام" کی تحقیق اور تفصیل کو مزید وسعت دینے کے لیے مستقبل کی تحقیقات کی جائیں۔ ہر حدیث کی مزید تفصیلی تشریح اور مختلف علماء کے نقطہ نظر کو شامل کرنا مفید ہو گا۔

٢. **ترجمہ اور شرح:** "بلوغ المرام" کے مختلف زبانوں میں تراجم اور شروح کو فروغ دیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ قارئین اس سے مستفید ہو سکیں۔

٣. **تعلیمی نصاب میں شمولیت:** "بلوغ المرام" کو مدارس اور جامعات کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء فقہی احادیث کی جامع فہم حاصل کر سکیں۔

۴. **آن لائن وسائل:** "بلوغ المرام" کے مواد کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر فراہم کیا جائے، جیسے کہ آن لائن لائبریریاں اور تعلیمی ویب سائٹس، تاکہ اس کتاب کی رسائی میں اضافہ ہو اور قاری آسانی سے اس سے مستفید ہو سکیں۔

۵. **عمومی تفہیم:** "بلوغ المرام" کی اہمیت اور اس کے مضامین کی عمومی تفہیم کے لیے سیمینارز، ورکشاپس اور لیکچرز کا انعقاد کیا جائے، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کتاب کی افادیت حاصل ہو سکے۔

کتابیات

شمس الدين السخاوي. الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر. (بيروت: تحقيق: دار ابن حزم، ١٩٩٩)

محمود، شاكر. ابن حجر العسقلاني مصنفاته ودراسة في منهجه وموارده في كتابه الإصابة. (بيروت: مؤسسة الرسالة، ٢٠١٩)

تقي الدين محمد بن فهد المكي. لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ. القاهره) المكتبة العلم، ٢٠١٨،)

الشيخ، عبد الستار. الحافظ ابن حجر العسقلاني أمير المؤمنين في الحديث. دمشق: دار الحكمه، ١٩٩٩،

عز الدين، محمد كمال الدين. ابن حجر العسقلاني مؤرخا. (بيروت: عالم الكتب، ٢٠١٩،)

عبد الكريم، أحمد معبد. الحافظ العراقي و أثره في السنة. القاهرة: (أضواء السلف، ١٩٩٩)

ابن عثيمين، محمد بن صالح. "تقديم". في: بلوغ المرام في أدلة الأحكام. (الرياض: مكتبة المعارف، ٢٠٠٣،)

عسقلانی ابن حجر، بلوغ المرام من ادالته الاحکام، مترجم ملتانی عبد التواب محدث، (ملتان، فاروقی کتب خانہ ٢٠٠٥)